قرض کا لین دین
اور احکام
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی محمد احتشام قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

قرض کا لین دَین اور اَحکام

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

قرض کا لین دَین اور اَحکام

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

باہم تعاوُن اور فلاحی کام کرنے کا حکم

برادرانِ اسلام! یہ نظامِ قدرت ہے کہ اللہ رب العالمین نے اپنے بندوں کی ضروریات اور مفادات کو ایک دوسرے سے جوڑ رکھا ہے، ہر انسان کسی نہ کسی کام اور چیز میں ایک دوسرے کا محتاج ہے، قرض بھی انہی انسانی ضروریات میں سے ایک ہے، اور اللہ ورسول نے بحیثیت مسلمان عبادت کے ساتھ ساتھ ہمیں مخلوقِ خدا کی مدد اور حاجت رَوائی پر مشتمل دیگر اچھے کاموں بھی حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾[1] "اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ اور اپنے رب کی بندگی کرو، اور بھلے کام کرو، اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو!"۔

---

(۱) پ۱۷، الحج: ۷۷.

محتاج اور ضرور تمندوں کی مدد کرنا، اور انہیں بوقتِ ضرورت قرض دینا، نیکی اور بھلائی کا کام ہے، ہمیں باہم تعاوُن کا حکم دیتے ہوئے اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا: ﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى﴾[1] "اور نیکی اور پرہیز گاری (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد کرو"!۔

اپنے مسلمان بھائی کی کوئی جائز ضرورت پوری کرنا بھی بڑے اجر و ثواب اور فضیلت کا کام ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، سرورِ دوجہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ، كَانَ اللهُ فِيْ حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[2] "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا، اور نہ اس کو دوسروں کے حوالے کرتا ہے، جس نے اپنے بھائی کی ضرورت پوری کی، اللہ تعالی اس کی ضرورت پوری فرمائے گا، جس نے کسی مسلمان کی مصیبت دُور کی، اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی مصیبت اس سے دُور فرمائے گا، اور جس نے کسی مسلمان کی ستر پوشی کی، اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے عیب چُھپائے گا"۔

کسی مسلمان کو قرض دینے کی فضیلت

عزیزانِ محترم! اپنے مسلمان بھائی کو قرض دینا، راہِ خدا میں صدقہ و خیرات کرنے کی مثل ہے، حضرت سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُقْرِضُ مُسْلِماً قَرْضاً مَرَّتَيْنِ، إِلَّا

(١) پ٦، المائدة: ٢.
(٢) "صحيح البخاري" كتابُ المظالم، ر: ٢٤٤٢، صـ٣٩٤.

كَانَ كَصَدَقَتِهَا مَرَّةً»[1] "اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو دو ۲ بار قرض دیتا ہے، تو یہ ایک بار صدقہ دینے کی طرح ہے"۔

کسی مسلمان کو قرض دینا صدقہ کرنے سے اٹھارہ ۱۸ گنا زیادہ اَجر وثواب کا سبب ہے، حضرت سیّدنا انَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مَكْتُوباً: الصَّدَقَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَالْقَرْضُ بِثَمَانِيَةَ عَشَرَ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَا بَالُ الْقَرْضِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ؟ قَالَ: لِأَنَّ السَّائِلَ يَسْأَلُ وَعِنْدَهُ، وَالْمُسْتَقْرِضُ لَا يَسْتَقْرِضُ إِلَّا مِنْ حَاجَةٍ»[2] "معراج کی شب میں نے جنّت کے دروازہ پر صدقہ کا بدلہ دس ۱۰ گنا، اور (کسی کو) قرضہ دینے کا اجر ۱۸ گنا لکھا دیکھا، میں نے پوچھا کہ اے جبریل! قرض (اجر وثواب میں) صدقہ سے بڑھ کر کیوں ہے؟ حضرت جبریل نے عرض کی: سُوالی اپنے پاس کچھ مال موجود ہونے کے باوُجود مانگتا ہے، جبکہ قرضدار صرف ضرورت کے وقت ہی قرض لیتا ہے"۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «كُلُّ قَرْضٍ صَدَقَةٌ»[3] "(اپنے مسلمان بھائی کو دیا جانے والا) ہر قرض صدقہ ہے"۔

اپنے قرض کی ادائیگی دُخولِ جنّت کا سبب ہے

حضراتِ گرامی قدر! دنیا میں اپنے قرض کی ادائیگی بھی، آخرت میں دُخولِ جنّت

(۱) "سنن ابن ماجه" كتابُ الصدقات، باب القرض، ر: ۲٤۳۰، صـ۴۰۹.
(۲) المرجع نفسه، ر: ۲٤۳۱، صـ۴۰۹.
(۳) "المعجم الأوسط" باب الحاء، من اسمه: الحسين، ر: ۳٤۹۸، ۲/ ۳٤٥.

کا ایک سبب ہے، حضرت سیّدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلاَثٍ: (١) الكِبْرِ (٢) وَالغُلُولِ (٣) وَالدَّيْنِ، دَخَلَ الجَنَّةَ»[1] "جو تکبّر، خِیانت اور قرض سے بَری ہو کر مَرا، وہ جنّت میں داخل ہوگا"۔

قرض شہید کے لیے بھی ناقابل مُعافی ہے

حضراتِ محترم! قرض کی ادائیگی کس قدر ضروری اور اہم چیز ہے، اس کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ قرض شہید کے لیے بھی ناقابلِ مُعافی اَمر ہے، شہید کے تمام گناہ مُعاف کر دیے جاتے ہیں، لیکن اس کا قرض مُعاف نہیں ہوتا، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ»[2] "قرض کے سوا شہید کے تمام گناہ مُعاف کر دیے جاتے ہیں"۔

قرض داری کی نحوست

جانِ برادر! قرضداری ایک ایسی نحوست ہے جس کے باعث انسان جھوٹ اور وعدہ خلافی جیسے گناہوں کا بھی مُرتکب ہونے لگتا ہے، نیز خواہ مخواہ مقروض ہونا حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سخت ناپسند ہے، حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دعا فرماتے تھے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ المَأْثَمِ وَالمَغْرَمِ» "اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ میں آتا ہوں" پھر کسی کہنے والے نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا وجہ ہے کہ آپ

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب السِير، باب ما جاء في الغُلُول، ر: ١٥٧٢، صـ٣٨٢.
(٢) "صحيح مسلم" كتاب الأمارة، باب من قتل في سبيل الله ...إلخ، ر: ٤٨٨٣، صـ٨٤٥.

ﷺ قرض سے بہت زیادہ پناہ طلب کرتے ہیں؟ تو سرکارِ دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ»[1] "جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو (ٹال مٹول کے طور پر) جھوٹ بھی بولتا ہے، اور وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی بھی کرتا ہے"۔

دوسروں کا مال ناحق ہڑپ کرنے کی مذمت

جانِ برادر! قرض لے کر واپس نہ کرنا نہایت مذموم بات ہے، اللہ تعالی بروزِ قیامت ایسے شخص کی سخت پکڑ فرمائے گا، اُسے ذلیل ورُسوا فرمائے گا، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللهُ»[2] "جس نے لوگوں کے اَموال لیے، اور وہ اُن کو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تو اللہ تعالی (دنیا میں مُعاونت فرماکر) اُس کی طرف سے (ان اَموال کو) ادا کردے گا (یا بروزِ قیامت قرض خواہ کو اپنا قرض مُعاف کرنے پر راضی فرمائے گا)۔ اور جس نے (لوگوں کے) اَموال لیے، اور وہ ان کو تلف کرنے (یعنی مال غصب کرنے اور نہ دینے) کا ارادہ رکھتا ہے، اللہ تعالی اُسے (رزق اور مال واَسباب کی تنگی میں مبتلا فرماکر) تلف فرمادے گا!"۔

حضرت سیّدنا صُہیب رُومی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَيُّمَا رَجُلٍ تَدَيَّنَ دَيْناً، وَهُوَ مُجْمِعٌ أَنْ لَا يُوَفِّيَهُ إِيَّاهُ، لَقِيَ اللهَ

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب في الاستقراض ...إلخ، ر: ٨٣٢، صـ١٣٥.

(٢) المرجع نفسه، ر: ٢٣٨٧، صـ٣٨٣.

سَارِقاً»[1] "اگر کوئی شخص قرض لے اور اس کا پختہ اِرادہ ہو کہ واپس نہیں لَوٹائے گا، تو بروزِ قیامت وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے چور کی حیثیت سے پیش ہوگا"۔

قرض کے باعث مؤمن کی رُوح معلّق رہتی ہے

میرے محترم بھائیو! مؤمن (ماسِوائے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام) کتنا ہی پاکباز اور نیک کیوں نہ ہو، اگر اس کے ذمہ کسی کا قرض باقی ہے، اور ادائیگی سے قبل وہ وفات پاگیا، تو یہ قرض آخرت میں اس کے لیے رکاوٹ ثابت ہوگا، اور اس کی رُوح اپنے اچھے مقام پر پہنچنے سے روک دی جائے گی، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «نَفْسُ الْمُؤمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ»[2] "مؤمن کی رُوح اس کے (واجبُ الاداء) قرض کے باعث معلّق رہتی ہے، یہاں تک کہ اس کی طرف سے وہ قرض ادا کر دیا جائے، لہٰذا جہاں تک ممکن ہو مقروض ہونے سے بچیں، اور جس کا قرض واجب الاداء ہو اُسے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں؛ کہ موت کا ایک وقت مقرّر ہے، پتہ نہیں کب، کہاں اور کس مقام پر ہماری زندگی کی مالا ٹوٹ جائے، اور کلِ قیامت میں کسی کا واجب الاداء قرض ہماری پکڑ اور رکاوٹ کا باعث بن جائے!۔

والدین کی طرف سے قرض ادا کرنے کا اجر و ثواب

عزیزانِ مَن! اُن لوگوں کو بھی خوب غور و فکر کرنا چاہیے جن کے والدین اس فانی دنیا سے وفات پاچکے ہیں، اور اپنے ذمہ واجب الاداء قرض چھوڑ گئے ہیں، ان پر لازم ہے کہ والدین کے چھوڑے ہوئے مال پر اپنا حق جتانے کے بجائے، پہلے اُن

---

(١) "سنن ابن ماجه" كتاب الصدقات، باب من ادّان ديناً ...إلخ، ر: ٢٤١٠، صـ٤٠٥.
(٢) "سنن الترمذي" أبواب الجنائز، ر: ١٠٧٩، صـ٢٦٠.

کا قرض ادا کریں، اس کے بعد مالِ وراثت تقسیم کریں، اور اگر کسی کے والدین نے قرض کے سِوا کچھ نہ چھوڑا، یا والدین ابھی حیات ہیں لیکن اپنی تنگدستی اور غربت کے باعث قرض ادا کرنے سے قاصر ہیں، تو اَولاد کو چاہیے کہ اپنے ذاتی مال سے والدین کا قرض ادا کریں؛ کہ ایسا کرنا خاتمہ بالخیر کا سبب ہو گا، اور اس کا حشر نیک لوگوں کے ساتھ ہو گا، حضرت سیّدنا عبد الله بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ حَجَّ عَنْ وَالِدَيْهِ، أَوْ قَضَى عَنْهُمَا مَغْرَماً، بَعَثَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَبْرَارِ»(۱) "جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے، یا ان کا قرض ادا کرے، اللہ تعالی بروزِ قیامت اُسے نیکوں کے ساتھ اُٹھائے گا"۔

مقروض کو مہلت دینے یا قرض معاف کرنے کا اجر

حضراتِ گرامی قدر! مقروض کو مہلت دینا اور اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا بخشش ومغفرت کا ذریعہ ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِراً فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، لَعَلَّ اللهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، فَلَقِيَ اللهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ»(۲) "(تم سے پہلی اُمتوں میں) ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، اور اپنے لڑکے سے کہتا تھا کہ جب تم کسی غریب آدمی کے پاس جاؤ تو اُس سے درگزر کرنا (یعنی نرمی برتنا)، شاید اللہ تعالی بھی ہم سے درگزر فرمائے! پھر جب اللہ تعالی سے اُس کی ملاقات ہوئی تو اللہ عزوجل نے اُس سے درگزر فرمایا" یعنی اسے مُعاف کر دیا۔

---

(۱) "المعجم الأوسط" باب الميم، من اسمه: محمود، ر: ۷۸۰۰، ٦/ ۸.

(۲) "صحیح مسلم" کتابُ المُساقاة، باب فضل إنظار المعسر، ر: ۳۹۹۸، صـ٦٨٤.

مقروض تنگدست کو ادائیگیٔ قرض میں مزید مہلت دینا، یا اُسے اپنا قرض مُعاف کردینا، قیامت کی سختیوں سے نَجات کا بہترین ذریعہ ہے، حضرت سیّدنا ابو قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ، أَوْ يَضَعْ عَنْهُ»(۱) "جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالی اُسے قیامت کی سختیوں سے نَجات دے، تو اُسے چاہیے کہ تنگدست کو مہلت دے، یا پھر اُسے مُعاف کردے"۔

رضائے الٰہی کی خاطر کسی کو اپنا قرض مُعاف کر دینے والا، بروزِ قیامت عرشِ الٰہی کے سایہ میں ہوگا، حضرت سیّدنا ابوالیُسر کعب بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يَسْتَظِلُّ فِي ظِلِّ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَرَجُلٌ أَنْظَرَ مُعْسِراً حَتَّى يَجِدَ شَيْئاً، أَوْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ بِمَا يَطْلُبُهُ، يَقُولُ: "مَا لِي عَلَيْكَ صَدَقَةٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ" وَيَخْرِقُ صَحِيفَتَهُ»(۲) "قیامت کے دن اللہ تعالی کے عرش کے سائے میں جگہ پانے والا سب سے پہلا شخص وہ ہوگا، جو تنگدست کو اتنی مہلت دے کہ وہ قرض اُتارنے کے قابل ہوجائے، یا اپنا قرض اس پر صدقہ کرکے یہ کہہ دے کہ "میرا تجھ پر جتنا قرض ہے وہ اللہ کی رضا کے لیے صدقہ ہے" اور قرض کی رسید پھاڑ ڈالے"۔

لہذا ہر صاحبِ اختیار اور صاحبِ ثروَت مسلمان کو چاہیے کہ اپنے ضرورتمند مسلمان بھائیوں کی مدد کرے، ان کی ضروریات کا خیال رکھے، ان کی حاجت رَوائی کرے، اور وقتِ ضرورت انہیں قرضِ حسَنہ دے، قرض واپس لَوٹانے کے لیے زیادہ

---

(۱) المرجع نفسه، باب فضل إنظار المعسر، ر: ٤٠٠٠، صـ٦٨٤.
(۲) "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" كتابُ البيوع، ر: ٦٦٧٠، ٤/ ١٧٠، ١٧١.

سے زیادہ مہلت دے، جلد واپسی کا تقاضا اور سختی نہ برتے، ان کی مجبوری کا لحاظ رکھے، اور اگر دُشواری نہ ہو تو انہیں اپنا قرض مُعاف کر دے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَیْسَرَةٍؕ وَ اَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾[1] "اور اگر قرضدار تنگی والا ہو تو اُسے مہلت دو آسانی تک، اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا (مُعاف کر دینا) تمہارے لیے زیادہ بھلا ہے اگر جانو!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "قرضدار اگر تنگدست یا نادار ہو تو اُس کو مہلت دینا، یا قرض کا جزء یا کُل مُعاف کر دینا سببِ اجرِ عظیم ہے، مسلم شریف کی حدیث میں ہے، سیّد عالَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے تنگدست کو مہلت دی، یا اُس کا قرضہ مُعاف کیا، اللہ تعالی اُس کو اپنا سایۂ رحمت عطا فرمائے گا، جس روز اُس کے سایہ کے سِوا کوئی سایہ نہ ہو گا"[2]۔

قرض پر نفع لینا سُود ہے

برادرانِ اسلام! بعض لوگوں نے سُودی قرض کے لین دَین کو کاروبار بنا رکھا ہے، ضرورتمند اور مجبور لوگوں کو قرض دیتے ہیں، اور اُن کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر نفع کے نام پر اُن سے اِضافی رقم وُصول کرتے ہیں، جبکہ بَروقت عدم ادائیگی کی صورت میں واجبُ الاداء رقم میں مزید اِضافہ کر دیتے ہیں، ایسے ہی بعض قرض خواہ قرض کی رقم کے بدلے زرِ ضمانت کے طَور پر اپنے پاس گروی رکھی گئی گاڑی، گھر، یا کسی دوسری چیز کو قرض کی ادائیگی تک، اپنے ذاتی استعمال میں لاتے ہیں، یا کسی اَور کو دے کر اس سے کرایہ وُصول کرتے ہیں، ایسا کرنا بھی ناجائز و حرام اور خالصۃً سُود (رِبا) ہے:

(١) پ٣، البقرة: ٢٨٠.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ٣، البقرۃ، زیرِ آیت: ٢٨٠، صـ٨٥۔

کیونکہ گروی رکھی گئی چیز ایک امانت اور قرض کے بدلے میں ہے، اور قرض پر لیا جانے والا نفع (چاہے وہ مال کی صورت میں ہو، یا کسی اَور فائدہ یا رعایت کی صورت میں) سُود ہے، لہذا اس سے نفع اُٹھانا قرض خواہ کے لیے ہرگز جائز نہیں، حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِباً»[1] "ہر وہ قرض جس پر نفع لیا جائے وہ سُود ہے"۔

سُود کی حُرمت

ایک مسلمان کے لیے سُودی لین دَین سخت حرام اور گناہ ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾[2] "اے ایمان والو! سُود دُونا دُون (زیادہ) نہ کھاؤ، اور اس امید پر اللہ سے ڈرو کہ تمہیں کامیابی ملے"۔ اس آیتِ مبارکہ میں سود کی ممانعت فرمائی گئی ہے، ساتھ ہی توبیخ کی گئی ہے اس زیادتی پر جو اس زمانہ کا معمول تھی، کہ جب میعاد آجاتی اور قرضدار کے پاس ادا کی کوئی صورت نہ ہوتی، تو قرض خواہ مال زیادہ کر کے مدّت بڑھا دیتا، اور ایسا بار بار کرتے جیسا کہ آج کل کے سُود خور کرتے ہیں، اور اسے سُود در سُود کہتے ہیں۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «الرِّبَا سَبْعُونَ حُوباً، أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ»[3] "سُود خوری کے ستر ۷۰ گناہ ہیں، ان میں کم تر یہ ہے کہ کوئی اپنی ماں سے بدکاری کرے"۔

---

(١) "مُصنَّف ابن أبي شَيبة" كتاب البيوع والأقضية، ر: ٢٠٦٩٠، ٤/ ٢٣٧.
و"مسند الحارث" باب في القرض يجر المنفعة، ر: ٤٣٧، ١/ ٥٠٠.

(٢) پ٤، آل عمران: ١٣٠.

(٣) "سنن ابن ماجه" باب التغليظ في الربا، ر: ٢٢٧٤، صـ٣٨١.

قرض لینے دینے کے آداب واَحکام

حضراتِ ذی وقار! موجودہ دَور میں باہم قرض کا لین دَین دنیا بھر میں بہت عام ہو چکا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ ہمیں اس کے آداب واَحکام سے آگاہی ہو، قرض کے لین دَین کے سلسلہ میں چند خاص خاص آداب واَحکام حسبِ ذیل ہیں:

(۱) جب کسی سے قرض کا لین دَین کیا جائے، تو حکمِ شریعت یہ ہے کہ قرض کی واجب الاداء رقم اور ادائیگی کے لیے مقرّرہ مدّت سے متعلق، باہم ایک تحریری مُعاہدہ (Written Agreement) کر لیا جائے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ﴾[1] "اے ایمان والو! جب تم ایک مقرّرہ مدّت تک کسی دَین (قرض) کا لین دین کرو، تو اُسے لکھ لو!"۔

(۲) قرض کا مُعاہدہ (Agreement) لکھوانا، قرض لینے والے کی ذمہ داری ہے، اور اس پر لازم ہے کہ جتنا قرض لیا اور ادائیگی کی جو مدّت باہم اتفاقِ رائے سے مقرّر ہوئی، مُعاہدہ (Agreement) میں وہی لکھوائے، اور اُس میں کوئی کمی بیشی نہ کرے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا﴾[2] "اور جس پر حق آتا ہے وہ لکھواتا جائے، اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رَب ہے، اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے" یعنی کمی بیشی نہ کرے!۔

(۳) قرض یا کسی بھی کاروباری لین دَین کا مُعاہدہ لکھتے ہوئے دو ۲ گواہ ضرور مقرّر کریں؛ تاکہ فریقین کے مابین اگر قرض کی رقم، یا ادائیگی کی مقرّرہ مدّت میں کسی قسم کا اختلاف پیدا ہو، تو وہ گواہی دے سکیں، ارشادِ باری تعالی ہے:

---

(۱) پ۳، البقرة: ۲۸۲.

(۲) پ۳، البقرة: ۲۸۲.

﴿وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا﴾[1] "اور دو ۲ گواہ کرلو اپنے مَردوں میں سے، پھر اگر دو ۲ مَرد نہ ہوں تو ایک مَرد اور دو ۲ عورتیں، ایسے گواہ جن کو پسند کرو؛ کہ کہیں ان میں سے ایک عورت بُھولے تو اس ایک کو دوسری عورت یاد دلائے، اور گواہ جب (گواہی دینے کے لیے) بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں!"۔

(۴) قرض یا کاروباری لین دَین چھوٹا ہو یا بڑا، فریقین کو چاہیے کہ تحریری مُعاہدہ (Written Agreement) ضرور کریں، اور اسے بوجھ نہ جانیں؛ کہ یہ بعد میں پیش آنے والی بہت سی مشکلات اور مسائل کو ٹالنے کا بہترین ذریعہ ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا﴾[2] "اور اسے بھاری نہ جانو کہ دَین (قرض) چھوٹا ہو یا بڑا، اس کی میعاد تک لکھت کرلو، یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے، اور اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی، اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شُبہ نہ پڑے!"۔

(۵) شدید مجبوری کے بغیر قرض ہرگز نہ لیں، اور سُودی قرض کی تو قطعًا اجازت نہیں؛ کہ شریعتِ مطہَّرہ میں اسے حرام اور زِنا سے بڑھ کر سخت گناہ قرار دیا گیا ہے، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غَسیل الملائکہ سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «دِرْهَمُ رِباً يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ، أَشَدُّ

---

(۱) پ۳، البقرة: ۲۸۲.

(۲) پ۳، البقرة: ۲۸۲.

«مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زِنْيَةً»[1] "سُود کا ایک درہم جسے آدمی جان بوجھ کر کھائے، چھتیس ۳۶ بار زِنا سے بڑھ کر سنگین جُرم ہے"۔

قرض سے نجات پانے کا بہترین عمل

جانِ برادر! شیخ الحدیث حضرت علّامہ عبدالمصطفی اعظمی رحمہ اللہ تعالی علیہ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "جنّتی زیور" میں تحریر فرماتے ہیں کہ "جو شخص قرض دار ہو گیا، اگر وہ روزانہ سات ۷ بار "سورۂ آل عمران" پڑھتا رہے، تو –ان شاءاللہ تعالی– قرض سے سبکدوش ہوجائے گا، اور اللہ تعالی غیب سے اس کی روزی کا سامان اور انتظام فرمائے گا"[2]۔

قرض سے سبکدوش ہونے کی دعا

میرے محترم بھائیو! قرض کی ادائیگی کے لیے عملی کوششوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا بھی کرتے رہنا چاہیے؛ کہ حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ہمیں خاص طَور پر اس کی تعلیم وتلقین فرمائی۔ حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبئ پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، تو وہاں ایک انصاری صحابی حضرت سیّدنا ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ موجود تھے، نبئ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: «يا أَبَا أُمَامَةَ! مَا لِي أَرَاكَ جَالِساً فِي المَسْجِدِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟» "اے ابو اُمامہ! کیا وجہ ہے کہ ابھی نماز کا وقت بھی نہیں ہوا، اور تم مسجد میں بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! مجھے پریشانیاں اور قرض لاحق ہیں، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَاماً إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُ، أَذْهَبَ عَزَّ وَجَلَّ هَمَّكَ، وَقَضَى عَنْكَ دَيْنَكَ؟» "کیا میں تمہیں ایسے کلمات

---

(١) "سنن الدارقطني" كتاب البيوع، ر: ٢٨١٩، ٣/ ١٩.
(٢) "جنّتی زیور" عملیات، خواص سورۂ آلِ عمران، صـ۵۹۰۔

نہ سکھاؤں کہ جب تم انہیں پڑھ لو گے، تو اللہ تعالی تمہاری پریشانیوں کو ختم کر دے گا، اور تمہارا قرض بھی ادا فرمادے گا، حضرت سیّدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: جی ہاں یا رسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، نبئ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم صبح وشام یہ دعا پڑھا کرو: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَقَهْرِ الرِّجَالِ» "اے اللہ! میں غم اور پریشانی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں عاجز اور سُست ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں بزدلی اور کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں قرض کے غلبے اور لوگوں کے قہر سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

حضرت سیّدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "میں نے اس دعا کو پڑھا تو میری پریشانی ختم ہو گئی، اور اللہ تعالی نے (کسی وسیلہ سے) میرا قرض بھی ادا فرمادیا"[1]۔

مقروض کے لیے ایک اہم گزارش

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! مقروض کو چاہیے کہ مقرّرہ میعاد سے قبل قرض ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرے، کہ یہ ادائیگئ قرض اور اپنے وعدہ کی پاسداری کا سب سے اچھا طریقہ ہے، اور اسی کا ہمیں حکم ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا﴾[2] "عہد پورا کرو، یقیناً عہد سے متعلق سوال ہونا ہے!"۔

بلا وجہِ شرعی قرض کی ادائیگی میں تاخیر ظلم ہے

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! بعض لوگ قدرت کے باوُجود اپنا قرض ادا کرنے میں تاخیر سے کام لیتے ہیں، اور بَروقت ادائیگی نہیں کرتے، یہ انتہائی

(١) "سنن أبي داود" كتاب الصلاة، باب في الاستعاذة، ر: ١٥٥٥، صـ٢٢٨، ٢٢٩.
(٢) پ١٥، بني إسرائيل: ٣٤.

نامناسب اور غیر اَخلاقی بات ہے، کسی عذر کے بغیر قرض کی ادائیگی میں تاخیر، اور اپنے مسلمان بھائی کو اَذیت پہنچانا ظلم ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَطْلُ الغَنِيِّ ظُلْمٌ، فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ»[1] "قرض کی ادائیگی میں (قدرت کے باوُجود) صاحبِ قدرت کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے، اور جب تمہارے قرض (کی ادائیگی) کا کسی مالدار کو ضامِن بنا دیا جائے (اور مقروض بلاعذر قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرے) تو ضامِن سے تقاضا کرو!" اور اس کے ذریعے مقروض سے اپنا قرض وُصول کرو!۔

اور اگر مقروض وعدہ کے مطابق مقرّرہ وقت پر قرض ادا کرنے سے قاصر ہو، تو اُسے چاہیے کہ قرض خواہ کے پاس جاکر اُس سے معذرت کرے اور مزید مہلت حاصل کرے۔ آج کل عموماً دیکھا جاتا ہے کہ جب قرض کی ادائیگی کا مقرّر وقت آجاتا ہے تو قرضدار قرض ادا کرنے، یا عدم ادائیگی کی صورت میں معذرت کرنے کے بجائے، قرض خواہ کا سامنا کرنے سے کتراتا ہے، اُسے بار بار اپنی دکان یا گھر کے چکر لگواتا ہے، اور اُس کی کال اٹینڈ (Call Attend) کرنے کے بجائے، اس کا فون نمبر بلاک (Block) کر دیتا ہے، یہ طرزِ عمل کسی طَور پر مناسب نہیں، لہذا ہمیں چاہیے کہ ہماری مشکل میں ہمیں قرض دینے والے مُحسن کی نیکی کا بدلہ یوں برائی سے نہ دیں، بلکہ کوشش کر کے اس کا قرض بَروقت ادا کریں، اور اگر ادائیگی کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو تو اس سے بصد احترام مُعافی مانگ کر مزید مہلت کی درخواست کریں!۔

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الحوالات، ر: ٢٢٨٧، صـ٣٦٥.

دعا

اے اللہ! ہمیں قرض سمیت تمام لین دَین میں اَحکامِ شریعت پر عمل کی توفیق عطا فرما، جو مقروض ہیں انہیں قرضوں سے خَلاصی عطا فرما، جو قرض خواہ اور مالدار ہیں انہیں اپنا قرض مُعاف کرنے، اور مقروضوں کے ساتھ نرمی برتنے کا جذبہ اور سوچ عنایت فرما، رزقِ حرام اور مالِ ناحق سے محفوظ فرما، اور دوسروں کا قرض بَروقت ادا کرنے کی توفیق عطا فرما!۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک و قوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد و اتفاق اور محبت و اُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے

بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.